8189-اسلام میں بچے کی پرورش کا زیادہ حقدار کون ہے

سوال

شادی کے کچھ برس بعد ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس سے بچہ لینے کی کوشش کی، اب وہ عورت سوال کرتی ہے کہ بچے کی پرورش کا اسے زیادہ حق ہے یا کہ طلاق دینے والے خاوند کو، جبکہ خاص کر وہ خود دوسرے ملک اپنے خاندان کے ساتھ رہنے کے لیے جائے گی؟

پسندیدہ جواب

مردوں کی بنسبت عورتوں کو بچوں کی پرورش کا زیادہ حق حاصل ہے، اور اس مسئلہ میں اصل عورتیں ہی ہیں، اس لیے کہ بچوں کے لیے عورتیں ہی زیادہ مشفق اور رحم کرنے والی اور چھوٹوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی وہی صحیح اور لائق ہیں، اور وہ پرورش اور تربیت کے معاملہ میں زیادہ صبر کرنے والی اور مشقت برداشت کر سکتی ہیں۔

اور بالاتفاق بچہ یا بچی کی پرورش کا زیادہ حق ماں کو ہی حاصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں پرورش کرنے کی تمام شروط پائی جائیں، اور اگر ماں کہیں اور نکاح کر لے تو اسے یہ حق حاصل نہیں رہے گا۔

پرورش کرنے والے میں مندرجہ ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے:

-تکلیف: یعنی مکلف ہو۔

-حریۃ: یعنی وہ آزاد ہو غلام نہ ہو۔

-عدالۃ: یعنی عادل ہو۔

-اگر بچہ مسلمان ہو تو پھر پرورش کرنے والا بھی مسلمان ہونا چاہیے۔

-بچے کی ضروریات پوری کرنے کی استطاعت وقدرت رکھے۔

-عورت پرورش والے بچے سے کسی اجنبی مرد سے شادی شدہ نہ ہو۔

اگر ان شروط میں کوئی شرط مفقود ہو یا پھر کوئی مانع مثلا مجنون، یا پھر شادی وغیرہ پیدا ہو جائے تو پرورش کا حق ساقط ہو جائے گا۔

اور جب یہ مانع زائل ہو جائے تو پرورش کا حق اسے دوبارہ مل جائے گا، لیکن اولی اور بہتر یہ ہے کہ پرورش کیے جانے والے بچے کی مصلحت کو مدنظر رکھا جائے اس لیے کہ بچے کا حق مقدم ہے۔

پرورش کی مدت امتیاز اور استغناء کی عمر تک ہے، یعنی پرورش اس وقت تک رہے گی جب تک بچہ تمیز تک نہ پہنچ جائے اور دوسروں کا محتاج نہ رہے، یعنی وہ اکیلا کھا پی سکے، اور اسی طرح استنجا وغیرہ بھی اکیلا ہی کر سکے تو پرورش کی مدت ختم ہو جائے گی۔

اورجب وہ اس حد تک پہنچ جائے چاہے وہ بچہ ہویا بچی پرورش کی مدت ختم ہوجائے گی، اوریہ تقریبا سات یا آٹھ برس کی عمر ہے۔

اورسفر کی بنا پر پرورش کی منتقلی کے بارہ میں گزارش ہے کہ :

جب والدین آپس میں جدا ہوجائیں اورسفر کی بنا پر اپنے بچے کی پرورش کے متعلق آپس میں اختلاف پیدا ہوجائے تو اس مسئلہ میں سفر کی کئی ایک صورتیں ہیں :

1- اگروالدین میں سے کوئی ایک منتقلی کے لیے نہیں بلکہ وہ کچھ دیر کے بعد اپنے اس سفر سے واپس آجائے گا تو اس صورت میں مقیم بچے کا زیادہ حقدار ہے۔

2- اگروالدین میں سے کوئی ایک کسی دوسرے ملک میں مستقل رہائش کے لیے سفر کرے اورراستہ یا پھر وہ ملک خطرناک ہو تو اس صورت میں مقیم بچے کا زیادہ حقدار ہے۔

3- اوراگردونوں میں سے کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہونا اوروہیں رہنا چاہے اورملک اورراستہ پرامن ہے توپھر اس صورت میں ماں سے زیادہ والد بچے کا حق رکھتا ہے، چاہے منتقل ہونے والا والد ہویا والدہ۔

4- اوراگروالدین دونوں ہی ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہونا چاہیں توپھر اس صورت میں والدہ بچے کی پرورش کا حق باقی رکھتی ہے۔

5- اگرسفر کی مسافت بہت کم ہواوروالدانہیں اوروہ ہر روز والد کو دیکھ سکتے ہوں اس صورت میں بھی ماں کو حق پرورش حاصل ہے۔

جب بچہ حداستغناء کو پہنچ جائے اوروہ کسی کا محتاج نہ رہے تو پرورش کی مدت ختم ہوجائے گی، اوراس کے بعد بچے کی مدت کفالت شروع ہوگی جو کہ اس کی بلوغت تک رہے گی یا پھر اگر بچی ہو تو اس کے حیض آنے تک رہے گی، اس طرح مدت کفالت بھی بلوغت کے وقت ختم ہوگی اوربچہ اپنے تصرفات میں آزاد تصور کیا جائے گا۔

چھوٹے بچوں کی کفالت میں عورت کا حق :

فقہاء کے مذاہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو بالجملہ بچے کی کفالت کا حق حاصل ہے، اورخاص کرماں اورنانی کو، لیکن فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ جب والدین بچے کی کفالت میں اختلاف کریں اوردونوں کفالت کی اہلیت بھی رکھتے ہوں تو اس صورت میں کفالت کا زیادہ حق کسے حاصل ہوگا ؟

مالکیہ اورظاہریہ کے ہاں توماں کو بچے کی کفالت کا زیادہ حق حاصل ہوگا چاہے وہ بچہ ہویا بچی۔

اورحنابلہ بچہ ہونے کی صورت میں اختیار دیتے ہیں، لیکن اگر بچی ہو توپھر باپ کو زیادہ حق ہے۔

احناف کے ہاں بچہ ہو تو والد کو اس کا زیادہ حق حاصل ہے، اوراگر بچی ہو تو ماں کو حق کفالت زیادہ ہے۔

ان میں سے راجح یہی لگتا ہے کہ جب وہ آپس میں تنازع کریں اورشروط کفالت بھی پائی جائیں تو اس میں تخییر والا قول صحیح ہے۔.